Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون: ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | منگل - ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۳۱ امان ۱۳۷۱ ہش - ۳۱ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۷۶

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یہ دُنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔ اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہوا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی اس لئے خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کا مزا اُسے آتا ہے جو اُسے شناخت کرے اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دُعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی۔ اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا، لیکن اوّل تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ خام خیالی ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے۔ یہ سنّت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتداءً انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے۔ پھر اس پر خدا تعالیٰ کا ایک فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کُل دروازے بند کر دے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوگا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا۔ لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۹۴)

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع اور دُعا کی درخواست

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو لندن سے مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۹۲ء کو بذریعہ فون حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس کے مطابق حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی طبیعت ویسی ہی چل رہی ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ فی الحال کوئی امپروومنٹ نہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ درد اور الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ شافی مطلق خدا ہماری عاجزانہ دعاؤں کو قبول فرمائے اور ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیگم صاحبہ کو معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائے۔

چھوٹے چھوٹے مسائل دینیہ احباب جماعت کو بار بار سمجھائیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

"انہیں یہ بتایا جائے کہ بحیثیت ایک انسان ہونے کے ان پر کیا ذمہ داریاں عائد ہیں یا بحیثیت ایک باپ اور بیٹا ہونے کے ان پر کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اسی طرح عورتوں کو یہ بتایا جائے کہ بحیثیت ایک بیٹی ہونے کے عورت پر کیا ذمہ داریاں ہیں یا بحیثیت ماں ہونے کے عورت پر کیا ذمہ داریاں ہیں۔ پھر انہیں بتایا جائے کہ ہمسایوں کے کیا حقوق ہیں۔ دوستوں کے کیا حقوق ہیں۔ میاں کے بیوی پر کیا حقوق ہیں اور بیوی کے میاں پر کیا حقوق ہیں۔ رشتہ داروں کے کیا حقوق ہیں۔ جو لوگ کاروبار میں شریک ہوں ان کے کیا حقوق ہیں۔ یہ باتیں ہیں جو آہستہ آہستہ ان کو سمجھائی جائیں تاکہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور ظلم اور انصاف اور دیانت اور بددیانتی اور محنت اور سستی میں فرق کریں اور اپنے آپ کو قوم کا ایک مفید وجود بنا سکیں جب یہ چیزیں ان کے دماغ پر روشن ہو جائیں گی تو پھر بڑے بڑے مسئلے سمجھنے بھی ان کے لئے آسان ہو جائیں گے۔

بہرحال ایسے دور افتادہ علاقوں میں پریذیڈنٹوں۔ سیکرٹریوں اور مربیوں کو چاہیئے کہ وہ چھوٹے چھوٹے مسائل دینیہ لوگوں کو بار بار سمجھاتے رہا کریں۔ مگر یہ یاد رکھا جائے کہ خالی وعظ کرنا کافی نہیں ہوتا بلکہ یہ بھی معلوم کرتے رہنا چاہیئے کہ لوگ ان باتوں پر عمل کرتے ہیں یا نہیں اور آیا وہ باتیں انہوں نے سمجھ لی ہیں یا ابھی ان کو اور سمجھانے کی ضرورت ہے۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ خواہ ان کے سامنے کتنی لمبی تقریر کرو بعد میں دریافت کرنے پر پتہ لگتا ہے کہ انہوں نے کچھ بھی نہیں سمجھا مثلاً میرا خطبہ اس وقت تمام لوگ سُن رہے ہیں لیکن نماز کے بعد اگر لوگوں سے دریافت کیا جائے کہ میں نے کیا خطبہ دیا ہے تو بعض ایسے ہوں گے جو بالکل خاموش ہو جائیں گے اور جب دوبارہ ان سے دریافت کیا جائے گا تو وہ کہیں گے ہمیں یاد نہیں رہا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ مارچ ۱۹۵۱ء)

درخواست دعا

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دیرینہ اور مخلص خادم محترم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ لاہور بعارضہ قلب علیل ہیں۔ آپ معمول کا چیک اپ کروانے کی غرض سے اسلام آباد تشریف لے گئے تھے۔ مکرم محترم ڈاکٹر کرنل مسعود الحسن نوری صاحب نے آپ کو ہسپتال میں داخل کر لیا۔ اس کے بعد طبیعت بہتر ہونے پر آپ گھر آ گئے ہیں۔ لیکن تاحال اسلام آباد میں ہی مقیم ہیں۔ احباب کرام سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان نکاح

مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کے بیٹے عزیز رضوان اکبر نائب ڈُ ڈ خدام الاحمدیہ نیویارک امریکہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ حمیرا آصف بنت چوہدری آصف

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۳۱۔ مارچ ۱۹۹۲ء

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کے لئے دُعائیں

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ بنصرہِ العزیز علیل ہیں اور جیسا کہ لندن سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ بیماری میں نہ صرف کوئی خاص افاقہ نہیں ہو رہا بلکہ بعض مزید بیماریوں کے آثار پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس وقت ساری احمدیہ جماعت خشوع و خضوع کے ساتھ حضرت سیّدہ صاحبہ کے لئے دعائیں کر رہی ہے اور صدقات کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت سیّدہ صاحبہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور فعال لمبی زندگی سے نوازے۔

دعا کے سلسلہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں

”اس میں شک نہیں کہ دعاؤں کی قبولیت پر ہمارا ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے قبول کرنے کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔ مگر دعاؤں کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے۔ اور پھر حقوق کے لحاظ سے جوش پیدا ہوتا ہے۔“

موجودہ صورت میں ہم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے بڑھ کر توجہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ سب مخلصین۔ اور یہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخلصین ہی کی ہے۔ نہائت توجہ کے ساتھ دعائیں کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود محض حصولِ ثواب کی خاطر ہم اس کالم میں یہ کہنا مناسب سمجھتے ہیں کہ آئیے ہم اپنی توجہ اور بھی زیادہ بیماری پر مرکوز کر دیں۔ جتنی توجہ سے ہم دعائیں کر رہے ہیں اس سے بھی زیادہ توجہ پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس یقین کے ساتھ ایسا کریں کہ دعا کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری توجہ کو اپنے خاص فضل سے مؤثر بنائے۔

جہاں تک حقوق کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کیلئے اس وقت سب سے زیادہ حق ہمارے پیارے حضرت امام جماعت الرابع ایدہُ اللہ بنصرہِ العزیز کا ہے کہ ہم ان کیلئے۔ اور انکی بیگم کے لئے دعائیں کریں۔ وہ ہمارے امام ہیں اور ہماری روحانی منازل کے رہنما۔ انہیں کے ساتھ اس وقت ہماری روحانی زندگی وابستہ ہے۔ اور ہماری بہبود کی تمام راہیں ان کے نقشِ قدم کے ساتھ کھلتی ہیں۔ اور آگے بڑھتی ہیں۔ اور پھر ان کی شخصیت ایسی ہے کہ جماعت کے ہر فرد کے لئے ہمہ وقت دعا بنے رہتے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص کی بہبود کا آپکو خیال ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کی صحت کی آپکو فکر مندی ہے۔ اور ہم میں سے ہر شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ شائد اسی سے حضور انور سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں اور رابطہ رکھتے ہیں۔ حضرت بیگم صاحبہ کے لئے دعا بیگم صاحبہ کیلئے بھی دعا ہے اور اپنے سیّدنا امام جماعت کیلئے بھی۔ یہ بات بھی ہماری توجہ کو گہرائی دیتی ہے۔

بیکار تو دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے
انسان کا ہے فرض کہ معلوم کرے وہ
کس چیز کو کس کام میں لاسکتی ہے دُنیا
تحقیق تو دُشوار ہے لیکن نہ ڈرے وہ

ابوالاقبال

دستِ کوتہ کو پھر درازی بخش
خاکساروں کو سرفرازی بخش

ہجیت تُوں تیرے واسطے سب دل
وہ ادا ہائے جاں نوازی بخش

پانی کر دے علومِ قرآں کو
گاؤں گاؤں میں ایک رازی بخش

رُوح فاقوں سے ہو رہی ہے نڈھال
ہم کو پھر نعمتِ حجازی بخش

بُتِ مغرب ہے ناز پر مائل
اپنے بندوں کو بے نیازی بخش

رُوحِ اقدام و دُور بین نگاہ
قلبِ شیر و نگاہِ بازی بخش

پائے اقدس کو چُوم لُوں بڑھ کر
مجھ کو تُو ایسی پاکبازی بخش

سرگرانی میں عُمر گذری ہے
سروَری بخش سرفرازی بخش

ہوں جہاں گرد ہم میں بھی پیدا
سِندباد اور پھر جہازی بخش

میرے محمودؐ بن مرا محمود
مجھ کو تُو سیرتِ ایازی بخش

(کلامِ محمود)

عنوان سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی خدام
”امامت کی اہمیت، عظمت و برکات“ آخری تاریخ ۱۶؍ اگست ۱۹۹۲ء
(مہتمم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ــــ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

علمی مسائل

رنگوں کی تاثیرات کی دریافت علمی طور پر موجودہ زمانے میں ہوئی ہے حتیٰ کہ بنفشئی شعاعوں اور ماوراء بنفشئی شعاعوں اور کئی قسم کی دوسری شعاعوں کی دریافت سے بیماریوں کے علاج میں غیر معمولی مدد ملی ہے اور طب میں بھی ایک نیا باب علاج باللون کا کھل گیا ہے یعنی مختلف رنگوں کی بوتلوں میں پانی رکھ کر اور سورج کی شعاعوں کے مقابل پر رکھ کر خالی پانی کو دوا کی صورت میں بدل دیا جاتا ہے۔ گو یہ طریق علاج اب تک علمی حد تک نہیں پہنچا مگر اس کے بعض فوائد ناقابلِ انکار ہیں۔ ان کے علاوہ یہ امر تجربہ شدہ ہے کہ ایک ہی قسم کی اشیاء رنگ کے اختلاف کی وجہ سے مختلف تاثیرات ظاہر کرتی ہیں مثلاً توت اس میں سے سفید گلے میں خراش کرتا ہے اور سیاہ توت خناق جیسی مرض میں مفید ہوتا ہے صندل سفید اور سرخ تاثیرات کے لحاظ سے ایک دوسرے سے بعض امور میں قوی یا ضعیف ہوتے ہیں۔ یہی حال اور سینکڑوں اشیاء کا ہے کہ چیز ایک ہی ہوتی ہے لیکن رنگ کے تغیر سے اس کے خواص میں تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ بہت سی چیزوں کے فوائد معلوم ہو گئے ہیں اور بہت سی کے ابھی مخفی ہیں مگر اس حد تک اس علم کا انکشاف ہو چکا ہے کہ رنگوں کی تاثیرات کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ موجودہ طب میں تو مختلف رنگوں سے بعض شدید بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ اگر زرد رنگ اکری فلیوین بیرونی زخموں کے لئے مفید ہے۔ تو مرکیورو کروم اندرونی زخموں کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح اور کئی رنگ ہیں۔ میں نے ایک دفعہ اکری فلیوین کو دیکھ کر خیال کیا کہ معلوم ہوتا ہے زرد رنگ کی تاثیر زخموں کے لئے اچھی ہوتی ہے۔ اور اسی وجہ سے پرانے زمانے میں زخموں کے علاج کے لئے ہلدی کو بکثرت استعمال کیا جاتا تھا۔ اس خیال سے میں نے ہلدی کا رنگ الگ نکال کر زخموں کے لئے ایک ڈاکٹر کو دیا۔ اور انہوں نے تجربہ کر کے بتایا کہ گو اکری فلیوین جیسی تاثیر تو نہیں مگر اس کے ساتھ ملتی ہوئی تاثیر آپ کی دوا میں ضرور تھی۔ اس فرق کی وجہ میں نے یہ سمجھی کہ اس حد تک میں اس کا جوہر نہیں نکال سکا جس حد تک کہ جرمنوں نے نکال لیا ہے ورنہ بات وہی ہے۔ غرض رنگوں کی تاثیرات ایک ثابت شدہ حقیقت ہیں۔ گو اب تک یہ علم مکمل نہیں ہوا۔

اسی سلسلے میں ایک اور

علاوہ ازیں اس رنگوں کے تغیر سے اس طرف بھی اشارہ کیا کہ ایک ہی چیز کے کئی رنگ ہوتے ہیں۔ اور اگر ایک طرح اسے اپنی قسم کی دوسری چیز سے اتحاد ہوتا ہے تو دوسری طرح وہ ان سے مختلف بھی ہوتی ہے۔ سب انسان انسان ہیں مگر کوئی دو آدمی ظاہری شکل یا باطنی قوتوں میں یکساں نہیں ملتے۔ سب اونٹ اونٹ ہیں مگر پھر ہر اونٹ کی شکل اور عقل دوسرے اونٹ سے مختلف ہوتی ہے گویا ایک طرف شدید اتحاد ہے تو دوسری طرف شدید اختلاف۔ یہی حال نباتات کا ہے سب آموں کے درخت آموں کے ہی درخت ہیں۔ مگر ہر درخت دوسرے سے الگ پہچانا جاتا ہے۔ اور ایسا ہی حال ان کے پھلوں کا ہے۔ غرض دنیا میں ہر جنس کے افراد دوسرے افراد سے مشابہت رکھتے ہیں مگر پھر ان سے مختلف بھی ہوتے ہیں۔ اگر رنگوں کا یہ فرق نہ ہوتا تو ایک کو دوسرے سے پہچاننا ناممکن ہو جاتا۔ اب تو ہر ماں باپ اپنے بچے کو، ہر بیٹا اپنے ماں باپ کو، ہر خاوند بیوی کو، بیوی خاوند کو، بھائی بھائی کو پہچانتا ہے۔ اگر امتیازی نشان نہ ہوتے تو پہچاننا کس قدر مشکل ہوتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے کس قدر وسیع فرق ہر شے میں رکھا ہے۔ سفید رنگ ہے تو اس کے اس قدر مدارج ہیں کہ انسان ان کے نام نہیں رکھ سکتا۔ سیاہ رنگ ہے تو اس کے اس قدر مدارج ہیں کہ ان کی گنتی نہیں کی جا سکتی۔ صرف آنکھ اس فرق کو پہچانتی ہے۔ اور اس فرق کی وجہ سے فوراً دو چیزوں میں امتیاز کر لیتی ہے۔ مگر زبان اس فرق کو اکثر نہیں بتا سکتی۔

اسی سلسلے میں ایک اور:۔

جس طرح اشیاء کے مادی رنگ مختلف ہیں اسی طرح ان کے باطنی رنگ بھی مختلف ہیں جس طرح انسان کے جسم کی ضروریات مختلف ہیں اس کے مقابل پر مختلف رنگ کی اشیاء بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہیں۔ نہ انسان کے جسم کی ضرورتوں کو کلّی طور پر کوئی سمجھ سکتا ہے نہ ان کے پورا کرنے کے سامان کوئی پیدا کر سکتا ہے کیونکہ ہر انسان کا ذوق الگ ہوتا ہے۔ اور اس کے جسم کے تقاضے مختلف ہوتے ہیں۔ کسی کو میٹھا مفید ہے کسی کو کھٹا۔ کسی کو کڑوا پسند ہے کسی کو بینگن۔ ایک کیلے پر جان دیتا ہے۔ اور دوسرا اس کے چکھنے کی برداشت نہیں رکھتا۔ غرض انسانی طبائع ایسے مختلف انواع کی ہیں کہ ان کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کیا بلحاظ قوت ذائقہ کے اور کیا بلحاظ مختلف تاثیرات سے مناسبت رکھنے کے ان میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے اور ہر اک کی ضرورت اللہ تعالیٰ نے بیرونی اشیاء میں پوری کر چھوڑی ہے۔ انسان تو ان اختلافات کی اقسام گن تک نہیں سکتا۔ وہ ان کے مطالبات کو پورا کرنے کی طاقت کہاں رکھ سکتا تھا اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے مختلف رنگوں اور مختلف ذوقوں اور مختلف مزاجوں کے لوگوں کو پیدا کیا۔ اور پھر ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ویسی ہی مختلف الانواع چیزیں بھی پیدا کر دیں۔ ان معنوں کی رُو سے لون کے معنے نہ صرف رنگ کے لئے جائیں گے بلکہ نوع کے بھی۔ اور جیسا کہ حل لغات میں بتایا گیا ہے کہ لون کے معنے نوع کے بھی ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں ایک اور:۔

دیکھو دنیا میں مختلف رنگوں اور مختلف انواع کی چیزیں اس نے پیدا کی ہیں۔ تا کہ تمہاری مختلف ضرورتوں اور تمہارے مختلف میلانوں کو پورا کریں۔ تم خود یہ کام نہیں کر سکتے۔ پھر تم کس طرح سمجھ سکتے ہو کہ تمہاری اخلاقی قوتوں کے فرق اور اختلاف کے باوجود کوئی انسانی تعلیم سب انسانوں کے لئے یکساں مفید ہو سکتی ہے۔ یہ ضرورت بھی اللہ تعالیٰ ہی پوری کر سکتا تھا۔ جو انسان کی طبیعت اور اس کے اختلافات کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور اسے جانتا ہے۔ ورنہ جو انسان قانون بنائے گا اپنے ذوق اور اپنے میلان کے مطابق قانون بنالے گا۔ اور اگر جماعت بنائے گی تو اسی جماعت کے میلانوں تک وہ تعلیم محدود رہے گی۔ صرف اللہ ہی کی دی ہوئی تعلیم ہو گی جس میں ہر طبیعت کے میلان اور ہر فطرت کے تقاضے کا خیال رکھا گیا ہو گا۔ اور ہر مخفی ضرورت کو پورا کیا گیا ہو گا۔

ایک اور سوال اس جگہ ہو سکتا ہے کہ پہاڑ اور دریا تو قانونِ قدرت بناتا ہے ان کے ساتھ راستوں کا کیوں ذکر کیا ہے۔ وہ تو انسانوں کے بنائے ہوئے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ انسانی بنی ہوئی سڑکوں کا ذکر نہیں۔ وہ تو دنیا کے ہر حصہ میں نہیں ہوتیں۔ اس جگہ صرف ان راستوں کا ذکر ہے جو طبعی ذرائع سے بن جاتے ہیں مثلاً دریاؤں کی وجہ سے یا پہاڑوں کی وجہ سے یا جنگلوں کی وجہ سے اور یہی راستے ہیں جو عام ہیں۔ اور جن سے سب دنیا فائدہ اٹھاتی ہے۔ خصوصاً پرانے زمانہ میں فائدہ اٹھاتی تھی۔ افغانستان اور ہندوستان کی سرحد سینکڑوں میل تک ملی ہوئی ہے۔ مگر ہر حصہ اس کا راستہ نہیں۔ راستے صرف چند ہیں جو پہاڑی دروں کی مناسبت سے بن گئے ہیں۔ یہی حال چینی ہندوستانی سرحد کا اور ہندوستانی برمی سرحد کا ہے۔ اور سب ممالک کا یہی حال ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ شہروں کے درمیان تو سڑک کا بنانا اپنے اختیار میں ہوتا ہے مگر علاقوں اور ملکوں کے درمیان سڑکوں کا بنانا اپنے اختیار میں نہیں ہوتا بلکہ اس کا تعلق دریاؤں سے پار ہونے کی سہولت۔ پہاڑوں کے دروں یا جنگلوں کے کناروں سے ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ سے دنیا ان راستوں کو استعمال کرتی چلی آئی ہے گو ان جگہوں پر کوئی سڑک نہیں بنی ہوئی تھی۔ صرف قدرتی سہولتوں کی وجہ سے لوگوں نے ان راستوں کو اختیار کر لیا تھا۔ اور ہزاروں سالوں سے آج تک وہ راستے کام دے رہے ہیں۔ اور ان کے ذریعے سے پرانے زمانہ میں تجارت ہوتی تھی۔ ایک ملک سے دوسرے ملک پر چڑھائی ہوتی تھی۔ ہندوستان پر جس قدر حملے شمال سے ہوئے ہیں، دیکھ لو صرف چند دروں سے ہوئے ہیں۔ ہندوستان میں آریہ قوم پھیلی ہے تو پہلے اسی طبعی راستے پر چل کر جو پنجاب کے دریاؤں کے پاس پاس چلتا تھا اور پھر اسی راستے پر چل کر جو جمنا گنگا کے کنارے پر جاتا تھا۔ یا ان راستوں پر چل کر جو ہمالیہ اور دوسرے پہاڑوں یا

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

صبر و استقامت کے نمونے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدائی اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے ۔ آپ مکہ کے اہل رائے اور غایت درجہ احترام رکھنے والے افراد میں سے تھے ۔ جب انہوں نے اپنے آقا اور دوست محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست میں ہاتھ دیا اور یہ کہا کہ سوائے اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے بتوں کو تراش کر ان کے سامنے سر جھکانے والو! اس قادر مطلق کو ایک جانو ۔ انسان ہو کر خود تراشیدہ بتوں سے مرادیں مانگتے ہو اور ان کے آگے ہاتھ کیوں جوڑتے ہو ۔ تو آپ کو اتنا تنگ کیا گیا کہ مکہ والوں نے آپ کا مکہ میں رہنا دوبھر کر دیا ۔ آپ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ سے چلے جانے کی اجازت مانگی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نے اجازت دی ۔ آپ مکہ سے ایک دو دن کے فاصلے پر جاتے تھے کہ راستہ میں ابن الدغنہ کافر سردار ملا اس نے کہا ابوبکر تو قبیلے کا فخر ہے مصائب میں لوگوں کے کام آتا ہے نیک کام بجالاتا ہے جو اخلاق ناپید ہیں انہیں تو بجالاتا ہے ۔ میں دیکھوں گا کون تجھ سے تعرض کرتا ہے ۔" لیکن کچھ دنوں کے بعد پھر مشرک اکٹھے ہو کر آگئے کہ ابن الدغنہ بڑا ظلم ہوا ۔ یہ آدمی جب نماز اور قرآن پڑھتا ہے تو مجسم رقت ہوتا ہے اور روتا ہے اور ایسی اس کی ہیئت ہوتی ہے کہ بچے اور عورتیں اثر رقت قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ ابن الدغنہ نے کچھ کہا تو آپ نے اس کی امان واپس کر دی ۔ آپ جا رہے تھے کہ کسی نے سر پر خاک ڈالی ۔ ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل تنگ کرتے تھے ۔

اس کے بعد پھر ایک دن ایسا ہوا کہ مشرکین ایک دن اکٹھے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹوٹ پڑے کہ تم ہمارے بتوں کو برا بھلا کہتے ہو ۔ اور ایک ظالم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں آپ کی چادر ڈال کر گلا گھونٹنا شروع کر دیا ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو روتے ہوئے دوڑے آئے ۔ ظالمو ۔ اس عظیم شخص کو اس لئے مارتے ہو کہ یہ کہتا ہے کہ اللہ میرا پروردگار ہے ۔ کفار نے حضور کو چھوڑ دیا اور آپ پر پل پڑے ۔ آپ کو زدو کوب کیا ۔ داڑھی اور سر کے بال نوچے آپ جہاں ہاتھ لگاتے آپ کے بال ہاتھ میں آجاتے ۔ لیکن خدا کا یہ صابر بندہ زبان سے یہی کہتا رہا " اے ذوالجلال والاکرام تو کتنی برکتوں والا ہے ۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صبر و استقامت کے بعد حضرت عمر فاروق کے صبر و استقامت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جری ، نڈر ، بہادر اور قوی الجثہ تھے ۔ وہ عکاظ کے بھی ہیرو تھے ۔ ان کے اسلام کا باعث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور دو عورتوں کا صبر و استقامت ہی ہوا تھا اسلام لانے سے پہلے بنی مؤمل کی ایک لونڈی کو تختہ ستم بنایا کرتے جس کا گناہ یہ تھا کہ بیچاری مسلمان ہو گئی تھی ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام کا واقعہ زبانِ زدِ خلائق ہے لیکن میرے آج کے مضمون کے متعلق ان کی بہن فاطمہ بن الخطاب اور ان کے بہنوئی سعید کا صبر و استقامت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلوار تھام کر گھر سے نکلے کہ میں آج مکہ کی آویزش کو ختم کر آتا ہوں (اللہ تعالیٰ کی پناہ) راستہ میں نعیم بن عبداللہ ملے ۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تیور دیکھے تو پوچھا کدھر جا رہے ہو ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے نکلا ہوں ۔ نعیم نے کہا کہ اگر تو نے ایسا کیا تو کیا عبد مناف تجھے زمین پر رہنے دیں گے ۔ جا جا کر اپنے گھر کی خبر لے ۔ تیرا بہنوئی سعید اور بہن فاطمہ مسلمان ہو چکے ہیں ۔ عمر رضی اللہ عنہ وہیں سے گھر کی طرف پلٹے ۔ دروازہ کھٹکھٹایا وہ دونوں عزیب قرآن پڑھ رہے تھے ۔ خباب بن الارت قرآن پڑھا رہے تھے ۔ واقعہ کو مختصر کرتا ہوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بہنوئی سعید بن زید کو مارنا شروع کیا ۔ خاوند کو بچانے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بہن درمیان میں آگئی ۔ مورخ ابن ہشام لکھتا ہے ۔ بہن کو مارا حتیٰ کہ اس کا سر پھاڑ دیا ۔ یہ ماجرا دیکھا تو بہن اور بہنوئی نے کہا ۔ ہاں ہاں عمر تو جو چاہتا ہے کر ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں ۔" عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بہن کا بہتا ہوا لہو اور یہ استقامت اور صبر دیکھا تو اپنے ظلم پر شرمندہ ہوئے اور کہا اچھا مجھے بھی سناؤ تم کیا پڑھ رہے تھے ۔ بہن نے ہاتھ منہ دھونے کو کہا پھر قرآن مجید کی سورہ طٰہٰ سنائی تو عمر رضی اللہ عنہ کا پتھر دل موم ہو چکا تھا ۔ خباب بن الارت نکلے اور کہا عمر کل ہی تمہارے متعلق حضور دعا کر رہے تھے کہ اللہ عمر بن الخطاب کو لے آ یا ابوالحکم بن ہشام کو خالد اللہ عمر کیوں اللہ کا دامن نہیں تھامتے ۔ عمر رضی اللہ عنہ سیدھے دار ارقم پہنچے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر عمر کی چادر پکڑ کر فرمایا عمر رک جا ان ظلموں سے ورنہ خدا کا عذاب تیرے سر پر کھڑا ہے ۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ میں ایمان لانے کے لئے ہی آیا ہوں ۔ اس پر حضور نے فرمایا اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی ایسا نعرہ بلند کیا جس سے صفا کی وادی گونج اٹھی ۔

اب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا صبر و استقامت ملاحظہ کیجئے ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو مکہ کے دروازے کھٹکھٹاتے اور کہتے میں مسلمان ہو گیا ہوں ۔ پھر سوچا ایسا کون سا شخص ہے جسے بات بتلائی جائے اور بات پھیل جائے ۔ کسی نے بتلایا جمیل بن معمر ۔ چنانچہ اسے بتلایا ۔ وہ سیدھا خانہ کعبہ گیا اور کہا لوگو عمر تمہارے مذہب کو چھوڑ گیا ہے صابی ہو گیا ہے یعنی تمہارے دین سے نکل گیا ہے ۔ عمر بھی اس کے پیچھے پیچھے خانہ کعبہ گئے اور کہا یہ جھوٹ کہتا ہے میں تو مسلمان ہوا ہوں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں ۔ اسد الغابہ میں ہے کہ حضرت عمر فرماتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ دوسرے مسلمانوں سے جو سلوک ہو رہا ہے وہی مجھ سے ہو اب لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ٹوٹ پڑے ۔ وہ حضرت عمر کو مارتے آپ بھی آگے سے جواب دیتے حتیٰ کہ ان کے مقابلہ میں حضرت عمر تھک کر بیٹھ گئے لیکن کہتے جو کرنا ہے کر لو اور کہا جس دن ہم تین سو ہو گئے سب ٹھیک ہو جائے گا عاص بن وائل سہمی آئے تو انہوں نے کہا ۔ ایک شریف آدمی نے ایک معاملے کو پسند کیا تم کیا چاہتے ہو ۔ چھوڑ دو ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا صبر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صبر و استقامت کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کے صبر و استقامت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد جنہیں ذوالنورین کا خطاب ملا ۔ جن کے متعلق فرمایا فرشتے بھی ان سے حیا کرتے ہیں حدیبیہ کے روز اپنے ہاتھ کو حضور نے عثمان کا ہاتھ قرار دیا جنہوں نے مسجد نبوی کی توسیع کے لئے وہ قطعہ زمین خرید کر پیش کیا جس کے متعلق حضور نے فرمایا تھا جو اس قطعہ زمین کو خرید کر دے دیگا ۔ اللہ اسے جنت میں اس سے بہتر ٹکڑا زمین دیگا جنہوں نے بئر رومہ خرید کر مسلمانوں کے لئے میٹھا پانی مہیا کیا جب باغیوں نے ان کے گھر کا محاصرہ کیا اور آپ کے گھر کا پانی بند کیا اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے بھی روک دیا ۔ بدبختوں نے آپ کے ہاتھ سے وہ عصا بھی لے کر توڑ دیا جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا ۔ آپ نے ان محاصرہ کرنے والوں کو کہا تمہیں یاد ہے حضور نے مسجد سے ملحقہ ٹکڑے کے متعلق یہ فرمایا تھا اور مجھے خدا تعالیٰ نے اس کی توفیق دی لیکن آج تم مجھے اس میں دو رکعت نماز بھی پڑھنے نہیں دیتے اور اس بئر رومہ کا پانی بھی مجھ پر بند ہے جسے میں نے خرید کر وقف کیا تھا ۔ فتنہ پردازوں اور مدینہ کی گلیوں میں دندنانے والے باغیوں کے خون سے مدینہ کی گلیاں سرخ کی جا سکتی تھیں ۔ اور ان کی ایسی سرکوبی ہو سکتی تھی کہ آئندہ کسی کو قبائے خلافت کی طرف آنکھ اٹھانے کی جرأت نہ ہوتی لیکن حضرت عثمان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی تلقین کی تھی ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ابوسہل روایت کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان سے کوئی راز کی بات کر رہے ہیں جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چہرے کا رنگ بدل رہا تھا ۔ اور وہ راز یہ تھا جس کا انکشاف آپ نے محاصرہ کے موقعہ پر فرمایا ۔

جب آپ سے اجازت طلب کی گئی کہ ہمیں مقابلہ کی اجازت دیجئے تو آپ نے فرمایا کہ نہیں میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کیا تھا اور میں اس پر صبر سے جما رہوں گا ۔ فتنہ گردوں نے آپ کی زوجہ محترمہ کی انگلیاں کاٹ دیں ۔ قرآن پاک کی بے حرمتی کی ۔ پیشانی پر لوہے کی لٹھ ماری آپ کو شہید کر دیا لیکن باوجود قدرت کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صبر کیا ۔ ایسی استقامت دکھائی کہ جان دے دی لیکن باغیوں کے مطالبہ کو تسلیم نہیں کیا ۔ خدا نے آپ کو جو رداء پہنائی تھی اسے نہ اتارا ۔

اگر آپ تعلیم حاصل کر رہے ہیں تو اپنے سے ایک درجہ کم طالب علم کو کچھ وقت دیجئے اور اس کی تعلیمی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کیجئے ۔ اس سے آپ کا علم بھی پختہ ہو گا اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسکی جزا بھی ملے گی ۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

س:۔ نور ہسپتال کی بنیاد کب رکھی گئی؟

ج:۔ ۲۱، جون ۱۹۱۷ء کو قادیان میں اس کی بنیاد رکھی گئی اور ستمبر ۱۹۱۷ء میں تکمیل ہوئی۔

س:۔ حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے وقف زندگی کی تحریک کب کی۔

ج:۔ ۷، دسمبر ۱۹۱۷ء کو۔

س:۔ وقف زندگی کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے سب سے پہلے کتنے نوجوانوں نے اپنے نام پیش کئے۔

ج:۔ ۶۳، نوجوانوں نے۔

س:۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ختم قرآن کی تقریب کب ہوئی۔

ج:۔ ۲۴، فروری ۱۹۱۷ء

س:۔ انجمن ارشاد کیا تھی اور کب قائم ہوئی۔

ج:۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی نگرانی میں ۱۹۱۷ء میں قائم ہوئی اور اس کا مقصد نوجوانوں کو دعوت الی اللہ کی ٹریننگ دینا تھا۔

س:۔ شفاخانہ نور کب قائم ہوا۔

ج:۔ ۱۹۱۷ء میں قادیان میں حضرت امام جماعت الاوّل اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے مطب والے مکان میں قائم ہُوا۔

س:۔ جماعت کے مرکزی نظم و نسق میں اصلاح کے لئے حضرت امام جماعت الثانی نے کیا اقدامات کئے۔

ج:۔ نظارتوں کا قیام عمل میں آیا۔ شروع میں چار ناظر اور ایک ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ ابتدائی نظارتیں یہ تھیں۔

نظارت تالیف و اشاعت

ناظر حضرت مولوی شیر علی صاحب

نظارت تعلیم و تربیت

ناظر۔ حضرت مولوی سرور شاہ صاحب

نظارت امور عامہ

ناظر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

نظارت مال

ناظر۔ مولوی عبدالمغنی صاحب۔

ان سب کے ناظر اعلیٰ حضرت مولوی شیر علی صاحب مقرر ہوئے (یہ ۱۹۱۹ء کی بات ہے)

س:۔ قادیان میں حضرت فضل عمر نے یتیم خانہ کب قائم فرمایا۔ نیز اس کے پہلے نگران کون تھے۔

ج:۔ ۱۹۱۹ء میں قائم ہوا اور پہلے نگران میر قاسم علی صاحب تھے۔

س:۔ امریکہ میں باقاعدہ مشن کا آغاز کب ہوا۔

ج:۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے ۱۵، فروری ۱۹۲۰ء کو امریکہ پہنچنے کے بعد۔

س:۔ شکاگو سے جو سہ ماہی رسالہ مفتی صاحب نے جاری کیا۔ اس کا نام کیا تھا۔

ج:۔ دی مسلم سن رائز

س:۔ جنوری ۱۹۲۰ء میں کس جگہ کی "بیت" کے لئے چندے کی تحریک ہوئی۔

ج:۔ لنڈن کی۔

س:۔ ۲۱، جون ۱۹۲۰ء میں دعوت الی اللہ کلاس شروع ہوئی۔ اس کے اوّلین استاد کون تھے۔

ج:۔ حضرت روشن علی صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

س:۔ دعوت الی اللہ کلاس کے چند ابتدائی طلباء کے نام بتائیے۔

ج:۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس۔
مولانا غلام احمد صاحب بدوملہوی۔
مولوی ظہور حسین صاحب۔
اور مولانا شہزادہ خان صاحب۔
اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب
تین سال بعد مولوی ابوالعطاء صاحب بھی شامل ہوئے۔

س:۔ حضرت امام جماعت الثانی کی مشہور نظم "نونہالانِ جماعت" کب اور کہاں لکھی گئی

ج:۔ ۱۹۲۰ء میں حضرت امام جماعت (الثانی) نے دھرم سالہ میں قیام کے دوران تحریر فرمائی۔

س:۔ ۱۹۲۰ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امام جماعت نے کون سی معرکۃ الآراء تقریر کی۔

ج:۔ فرشتوں کے متعلق۔

س:۔ حضرت فضل عمر نے شہزادہ ویلز کو پیش کرنے کے لئے ۱۹۲۲ء میں جو کتاب لکھی اس کا نام کیا تھا اور اس کے اخراجات کس کس نے برداشت کئے۔

ج:۔ نام "تحفہ شہزادہ ویلز" تھا۔ اس کا خرچ ساری جماعت نے ایک ایک آنہ فی کس دیا۔

س:۔ جماعت احمدیہ کی پہلی مجلس شوریٰ کب منعقد ہوئی۔

ج:۔ ۱۵، ۱۶، اپریل ۱۹۲۲ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہال میں۔

س:۔ شدھی تحریک کیا تھی۔

ج:۔ ملکانہ راجپوت جو یوپی میں رہتے تھے اور مسلمان تھے۔ ہندوؤں نے انہیں ہندو بنانے کی ایک تحریک شروع کی اسی کو شدھی تحریک کہتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کو باور کراتے کہ تم کو زبردستی ہندو سے مسلمان بنایا گیا ہے۔

س:۔ حضرت فضل عمر۔ امام جماعت الثانی نے اس تحریک کے خلاف کیا اقدام کیا۔

ج:۔ آپ نے ۱۹۲۳ء میں شدھی تحریک کے خلاف "کوشش" کا اعلان فرمایا۔ ۱۵۰، رضاکار بھرتی کئے، پچاس ہزار روپے جمع کئے۔ صیغہ انسداد ملکانہ کے نام سے نیا دفتر قائم کیا۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو امیر بنا کر کام شروع فرمایا۔

س:۔ ۱۲، مارچ ۱۹۲۳ء کو پہلا وفد اچھنیرہ ضلع آگرہ پہنچا۔ یہ کتنے افراد پر مشتمل تھا۔

ج:۔ اس وفد میں بائیس جلیل القدر ہستیاں شامل تھیں۔

س:۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال امیر (۔) کی سرکردگی میں شدھی تحریک کے خلاف برسرپیکار وفد نے کہاں کہاں کا دورہ کیا

ج:۔ اس وفد نے آگرہ ضلع متھرا ریاست بھرت پور، قلعہ اٹاوں ضلع اٹلیہ اور فرخ آباد کے اضلاع کا طوفانی دورہ کر کے شدھی تحریک کا منہ موڑ دیا۔

س:۔ ۱۹۲۳ء میں احمدی خواتین کے چندے سے کہاں تعمیر (بیت) کی تحریک ہوئی۔

ج:۔ برلن (جرمنی)

س:۔ خواتین کے چندے سے برلن کی۔ بجائے (بیت) کہاں تعمیر ہوئی۔

ج:۔ لندن میں (بیت) تعمیر کی گئی جو یورپ میں جماعت احمدیہ کی سب سے پہلی بیت الذکر ہے۔

س:۔ ۱۹۲۳ء میں بریڈ لاء ہال میں حضور نے کس موضوع پر خطاب فرمایا۔

ج:۔ ملک میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان صلح اور امن کے اصول بیان کئے۔ جنہیں بے حد سراہا گیا۔

عبدالاعلیٰ نجم الثاقب

۱۹۹۱ء کا سائنسی تجزیہ

اس سال ریاست ہوائی میں مکمل سورج گرہن دیکھا گیا۔ ہر طرف مکمل اندھیرا چھا گیا۔ ایسا سورج گرہن بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے اس صورت حال کا سائنس دانوں کو بہت فائدہ ہوا کیونکہ انہیں سورج کے گرد موجود ماحول کا مکمل تجزیہ کرنے کا موقعہ ملا تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ سورج گرہن ہوائی کی ایک رصدگاہ کے عین اوپر تھا۔

ماہرین ابھی تک اس مواد کا جائزہ لے رہے ہیں جو اس موقعہ پر اکٹھا کیا گیا تھا۔ لیکن ایک مشکل بھی پیش آگئی۔ وہ یہ کہ فلپائن میں پھٹنے والے آتش فشاں کی گرد مسلسل سورج کی طرف بڑھ رہی تھی اور ہوائی میں قائم رصدگاہ سمیت دنیا کی تمام رصدگاہوں میں دوربینیں دھندلا رہی تھیں اس وجہ سے وہ تمام پیمائشیں نہ لی جاسکیں جو متوقع تھیں۔

۱۹۹۱ء سے قبل سائنس دانوں کا خیال تھا کہ کائنات میں ہماری زمین کے اور سورج کے گرد گھومنے والے نو سیاروں کے علاوہ اور کوئی سیارہ نہیں تاہم جولائی میں معلوم ہوا کہ ہماری کہکشاں کے وسط میں موجود ایک نیوٹران ستارے کے گرد کچھ سیارے گھوم رہے ہیں۔ اکتوبر میں ایک ایسا ہی اور نیوٹران ستارہ دریافت ہوا جس کے گرد دو سیارے بالکل ایسے ہی گھوم رہے تھے جیسے زمین سورج کے گرد۔ سائنس دان حیران ہیں کہ نیوٹران ستارے کے گرد یہ سیارے کیونکر واقع ہیں۔ کیونکہ نیوٹران ستارہ دراصل اپنی عمر پوری کر کے پھٹا ہوا ستارہ ہوتا ہے۔ اور پھٹنے کے اس عمل میں آس پاس کی ہر چیز تباہ ہو جاتی ہے۔ ان سیاروں کا پتہ ایسے لگا کہ سائنس دانوں نے دیکھا کہ نیوٹران ستاروں سے نکلنے والی ریڈیائی لہروں میں کبھی کبھی رکاوٹ آجاتی تھی۔ تحقیق کرنے پر پتہ لگا کہ یہ رکاوٹ ان سیاروں کی وجہ سے ہے۔ ان میں سب سے پہلا سیارہ دریافت کرنے والے برطانوی ماہر فلکیات نے بتایا کہ یہ سیارہ حجم میں زمین سے بارہ گنا بڑا ہے۔ زندگی چونکہ صرف سیاروں پر ہی ہو سکتی ہے۔ پتہ ہے کیوں؟ کیونکہ ستارے تو گرم گرم آگ کے گولے ہوتے ہیں اس لئے ستاروں پر تو زندگی ناممکن ہے۔ اسلئے امید بندھی ہے کہ شاید ان سیاروں پر بھی زندگی ہو۔

زمین میں موجود ایندھن تو آخر ایک دن ختم ہو جانا ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ یہ گرین ہاؤس ایفکٹ کا باعث بھی بن رہا ہے۔ کیونکہ ایندھن کے جلنے سے مختلف گیسیں مسلسل فضا میں جارہی ہیں۔ چنانچہ ہمیں توانائی کا کوئی اور ذریعہ تلاش کرنا ہوگا اور گذشتہ نومبر میں سائنس دان اس ہدف کے بالکل قریب پہنچ گئے ہیں۔ جنوبی انگلستان میں آکسفورڈ کے قریب ڈانٹ جیٹ تجربہ گاہ میں سائنس دانوں نے ایٹمی ذریعہ سے صرف ۲ سیکنڈ میں ۲ میگا واٹ توانائی پیدا کی۔ تاہم تجارتی پیمانے پر اس توانائی کے حصول کے لئے پچاس سال لگیں گے۔

کیا آپ نے گرین ہاؤس ایفکٹ کا نام سنا ہے؟

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــــ نون سین

لیبیا کو خطرہ

لیبیا کے لیڈر محمد قذافی نے گذشتہ روز کہا کہ مغربی طاقتیں جو اقوام متحدہ سے یہ مطالبہ کر رہی ہیں کہ لیبیا پر ہوائی پابندی لگائی جائے وہ اقوام متحدہ کے چارٹر کی مکمل طور پر خلاف ورزی کر رہی ہیں۔ اس دوران عراقی نیوز ایجنسی نے بغداد میں کہا ہے کہ عراق عرب لیگ گفت و شنید میں حصہ لے گا۔ (اب تو یہ گفت و شنید ہو چکی ہے) جس میں لیبیا پر جو بحران کا وقت آیا ہوا ہے اس سے متعلق بات کی جائے گی۔ یہ میٹنگ لیبیا کی درخواست پر بلائی گئی ہے۔ کرنل قذافی کا بیان جو نیشنل جانا (JANA) نیوز ایجنسی نے سنا ہے اور اس کی اشاعت کی ہے کہ یوں اقوام متحدہ کے چارٹر کی شق نمبر ۷ کو سامنے رکھتے ہوئے برطانیہ، فرانس اور امریکہ عراق پر پابندی کو جاری رکھوانا چاہتے ہیں وہ عمل اقوام متحدہ کی بنیادی شرائط کے صریحاً خلاف ہے۔ شق نمبر ۷ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کو یہ فیصلہ کرنے کا حق دیتی ہے کہ کیا کسی وقت عالمی امن خطرے میں ہے اور اگر وہ یہ محسوس کرے کہ عالمی امن کو خطرہ ہے تو وہ اس خطرے کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ انہوں نے اپنے بیان میں تمام بادشاہوں، صدران شہزادوں اور سلطانوں کو مخاطب کیا۔ اس خطاب میں لیبیا کے لیڈر نے کہا کہ اس وقت وہ تین ممالک خطرے میں نہیں ہیں جو ہمارے خلاف یہ قرارداد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ لیبیا کو اس وقت خطرہ درپیش ہے۔ اگر اقوام متحدہ نے ان تین ممالک کی بات مانتے ہوئے قرارداد منظور کر لی تو لیبیا کے ساتھ تمام فضائی تعلقات ٹوٹ جائیں گے۔ اور اسی طرح ہر قسم کے اسلحہ کی سپلائی بھی بند ہو جائے گی۔

برطانیہ فرانس اور امریکہ نے اپنے باشندوں سے کہا ہے کہ وہ جلد از جلد لیبیا کو چھوڑ دیں۔ یہ بات بھی اس امر کی غماز ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی لیبیا پر حملہ کرنے والے ہیں۔

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ یہ تین ممالک اس لئے قرارداد منظور کروانا چاہتے ہیں کیونکہ لیبیا نے ان دو افراد کو ان کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ جن پر یہ شک ہے یا الزام لگایا جا رہا ہے کہ انہوں نے پان ایم جیٹ کو سکاٹ لینڈ میں تباہ کر دیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ لیبیا نے اس بات پر غور شروع کر دیا ہے اور اس کے اشارے بھی ملتے ہیں کہ وہ ان دونوں افراد کو اقوام متحدہ کے سپرد کر دے گا۔ لیبیا کے لیڈر نے کہا ہے کہ اگر اقوام متحدہ اپنے منشور سے ہٹنا شروع ہو گیا تو ہم اس بات پر مجبور ہو جائیں گے کہ اقوام متحدہ کو خیر باد کہہ دیں۔

عراق پر حملے کا خطرہ

جنرل کالن پاول COLIN POWEL جو امریکی جوائنٹ چیف آف سٹاف کے چیئرمین ہیں نے اس بات سے اختلاف کا اظہار کیا ہے کہ ایک دفعہ پھر عراق کے خلاف قوت استعمال کی جائے تاکہ وہ اپنے ان ہتھیاروں کو تباہ کر دے جن سے بہت زیادہ ہلاکت پھیلائی جا سکتی ہے۔ یہ بات واشنگٹن پوسٹ نے بتائی ہے۔ اگرچہ ان افسروں کا نام تو نہیں لیا گیا جنہوں نے کرنل کولن پاول کی یہ بات پیش کی ہے۔ اخبار نے کہا ہے کہ جنرل پاول نے اپنی ملٹری کے مختلف سربراہوں سے کہا ہے کہ اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ عراق پر دوبارہ بم برسائے جائیں تو اس کا وہ اسلحہ جسے ہم تباہ کرنا چاہتے ہیں تباہ ہو جائے یا ہم عراقی صدر صدام حسین کو اس بات پر مجبور کر دیں کہ وہ خود ایسا کر دے۔ جن افسروں نے اخبار کو یہ بات بتائی ہے وہ خود جنرل پاول کے حق میں بات کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر دوبارہ حملہ کیا گیا تو یہ بہت خطرناک نتائج پیدا کرے گا۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ عرب ریاستوں امریکہ کے خلاف ہو جائیں۔ جس کا جیسا کہ امریکی جانتے ہیں بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔ ان افسروں نے یہ بھی کہا ہے کہ فوجی حملے کا اس لئے بھی امکان نظر نہیں آتا کہ ہو سکتا ہے کہ صدام حسین از خود اقوام متحدہ کی قراردادوں پر پوری طرح عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اگرچہ یہ دیکھا گیا ہے کہ امریکہ نے اپنے بعض فوجی بحری جہاز خلیج میں بھیج دیئے ہیں۔ جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عراق پر حملہ شائد کچھ بہت دنوں کی بات نہیں ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے گذشتہ روز کہا کہ اقوام متحدہ نے عراق کو کسی خاص تاریخ سے آگاہ نہیں کیا۔ جب تک اسے اپنے اسلحہ کو ضائع کر دینا چاہیئے۔ ان سے یہ بات ایک پریس کانفرنس کے موقعہ پر پوچھی گئی تھی کہ کیا عراق کو کسی خاص تاریخ سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اور اگر اس نے اس تاریخ تک اپنے ہتھیار ضائع نہ کئے تو نتیجہ کیا ہوگا۔ بطروس غالی نے اس کے جواب میں بتایا کہ تاریخ تو کوئی نہیں دی گئی لیکن امید یہی کی جاتی ہے کہ اب وہ اپنے ہتھیار ضائع کر دے گا۔ اور سیکورٹی کونسل کی اس بات پہ تسلی ہو جانے پر کہ ہتھیار ضائع کر دیئے گئے ہیں۔ کسی حملے کا امکان نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں پُرامید ہوں کہ بغیر کسی مزید جھگڑے کے فیصلہ ہو سکے گا۔ بلکہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایسا ہوتے ہی عراق کو مزید تیل کی فروخت میں آسانیاں پیدا کر دی جائیں گی۔

حسنی مبارک / حافظ الاسد عراق پر حملہ؟

گذشتہ روز صدر حسنی مبارک اور حافظ الاسد بالترتیب مصر اور شام کے صدر صاحبان نے کہا کہ وہ عراق پر دوبارہ فوجی حملہ کرنے کے خلاف ہیں اور اسی طرح وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ لیبیا کے خلاف کوئی پابندیاں عائد کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر عراق پر حملہ کیا گیا تو ہم کسی صورت میں بھی اس کی حمایت نہیں کریں گے۔ یہ بات انہوں نے ایک ایسی پریس کانفرنس کے موقع پر کہی جہاں دونوں موجود تھے۔ اور یہ کہنے کی اس لئے ضرورت پیش آئی کہ امریکہ اپنے اتحادیوں سے بات چیت کر رہا ہے تاکہ دوبارہ عراق پر حملہ کرے۔ عراق کو اس سلسلے میں دھمکیاں بھی دی جا رہی ہیں۔ اس سے پہلے جو عراق پر حملہ کیا گیا تھا۔ اور جس کا مقصد یہ تھا کہ اسے کویت سے نکال باہر کیا جائے اس وقت شام اور مصر دونوں امریکہ کے اتحادی تھے۔ اب وہ کہتے ہیں کہ خلیج کی جنگ کا مقصد یہ تھا کہ عراقی فوجوں کو کویت سے نکال دیا جائے اور کویت کی سلطنت بحال کر دی جائے۔ چونکہ ایسا کیا جا چکا ہے اب عراق پر حملہ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ حافظ الاسد نے یہ بھی کہا کہ عراق نے اس بات کا عہد کیا ہے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے جو قراردادیں اس کے متعلق پاس کی ہیں ان پر وہ پوری طرح عمل کرے گا۔ حالانکہ اسرائیل نے سیکورٹی کونسل کی قراردادوں پر عمل نہیں کیا۔ ہم چاہتے ہیں کہ سیکورٹی کونسل کا احترام برقرار رکھا جائے۔ اور تمام ممالک اس کی قراردادوں پر عمل کریں۔ اور جب ہم تمام ممالک کہتے ہیں تو اس میں اسرائیل کو بھی شامل کرتے ہیں۔ حافظ الاسد کی باتوں کی تائید کرتے ہوئے حسنی مبارک نے کہا کہ ہم کسی صورت بھی عراق پر دوبارہ حملہ کرنے کی حمایت نہیں کر سکتے۔

حافظ الاسد نے مزید کہا کہ ۱۹۸۹ء میں جو طائف میں فیصلے کئے گئے تھے۔ اور جن فیصلوں کے کروانے میں عرب لیگ کا ہاتھ تھا ہم اس کی پوری طرح تائید کرتے رہیں گے۔ ان فیصلوں کے مطابق لبنان میں اصلاحات کئے جانے کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم طائف کے فیصلوں کا احترام کرنے کے پابند ہیں۔ ہم ایک سے زیادہ مرتبہ اس بات کی کوشش کر چکے ہیں کہ بیروت سے اپنی فوجوں کو نکال لیں۔ اور بعض اوقات ہم نے نکال بھی دیا ہے۔ لیکن ہم اپنے لبنانی بھائیوں کی اس وقت مدد کرنے کے لئے اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔ جب ان پر باہر سے حملہ کیا جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب اسرائیلی ان پر حملہ کر دیتے ہیں تو ہم خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔ ہم یقیناً ان کی مدد کریں گے۔ اور اس مدد سے کوئی معاہدہ ہمیں روک نہیں سکتا۔

ترکی / ہندوستان (سیکولر حکومت)

گذشتہ دنوں ترکی کی وزارت خارجہ کے ایک سینئر افسر اوزڈم سمبرک OZDEM SAMBERK نے ہندوستان کا دورہ کیا تو اس بات کے متعلق خاص طور پر گفت و شنید ہوئی کہ سابقہ سوویت یونین کی ریاستوں میں سیکولر حکومتیں قائم کروانے کی کوشش کی جانی چاہئیں۔ دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ان علاقوں میں اسلامی بنیاد پرستی کو فروغ نہیں ملنا چاہیئے۔

ترکی اسلامی ملک ہونے کے باوجود اپنی حکومت کو سیکولر بنیادوں پر استوار کرتا ہے۔ وسطی ایشیا میں وہ یہ بات برداشت

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضرور تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۳۸۹ میں احمد مشہود فرخ ولد داد احمد فرخ قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیاقت علی پارک لاہور ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۔۸۔۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ۔ احمد مشہود فرخ مکان نمبر ۱۴ لیاقت علی پارک گلی نمبر سیڈن روڈ لاہور ۵۴۰۰۰ ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ بشیر احمد وصیت نمبر ۱۳۵۱۶ ۔ گواہ شد نمبر ۲ ۔ نذیر احمد درک وصیت نمبر ۱۴۶۸۱۔

مسل نمبر ۲۸۳۹۰ میں [illegible] بی بی زوجہ چوہدری احمد خان صاحب قوم جٹ سنگا پیشہ خانہ داری عمر [illegible] سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن [illegible] سنگھیاں ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۔۱۱۔۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) طلائی زیور ۵ ماشہ مالیتی ۱۴۰۰/- روپے۔ (۲) حق مہر ۳۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سکینہ بی بی زوجہ احمد خان قلعہ سنگھیاں ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ احمد خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ اللہ رکھا ولد احمد دین قلعہ سنگھیاں ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۸۳۹۱ میں محمد رفیق احمد شاد ولد محمد صدیق قوم چدھڑ پیشہ معلم عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کورنگی کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۔۱۱۔۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سات ایکڑ زرعی اراضی واقع ٹھری میرواہ ضلع خیرپور سندھ مالیتی ۷۰،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد رفیق احمد شاد ۶/۶ لیبر اسکوائر کورنگی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۱۔ مبارک احمد ساقی کورنگی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمود احمد صاحب کورنگی کراچی۔

ہر طالب علم اپنی درس گاہ میں (پاکستان میں یا بیرون ملک) اپنے کردار کے ذریعے احمدیہ جماعت کی بہترین نمائندگی کر سکتا ہے ۔ اور اسے ایسا ضرور کرنا چاہیئے
(ادارہ)

بقیہ : صفحہ ۵ سے آگے

ہمیں تو ہم بتائے دیتے ہیں۔ ہماری زمین کے گرد کاربن ڈائی اکسائیڈ اور سی ایف سی گیسوں کی مقدار بڑھ رہی ہے۔ اور ان کی وجہ سے سورج کی جو گرمی زمین سے ٹکرا کر واپس جاتی ہے اور ان گیسوں کی موجودگی کی وجہ سے واپس زمین پر ہی آ کر گرمی بڑھاتی ہے اور ۱۹۹۱ء تاریخ کا گرم ترین سال ریکارڈ کیا گیا ہے سائنس دان کہتے ہیں کہ ہر دس سال کے بعد ۵ء ڈگری درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اور زمین پر پیدا ہونیوالے تابکاری اثرات ان گیسوں کے غلاف کے باعث زمین پر ہی لوٹ آتے ہیں۔ اب آیئے فلپائن میں جہاں گذشتہ جون میں ایک آتش فشاں ۶۰۰ سال کے بعد اچانک پھٹ پڑا۔ اور جب یہ آتش فشاں بیدار ہوا تو آس پاس کے سینکڑوں باشندوں کو موت کی نیند سلا گیا۔ اور ہزاروں لوگ بے گھر ہو گئے۔ کیونکہ سیلابوں اور مٹی کے تودوں کے گرنے سے آباد شہر ویران ہو گئے۔ آتش فشانی دھماکوں سے لاکھوں ٹن راکھ اور گندھک ہماری فضا میں شامل ہو گئی تاہم ایک فائدہ یہ ہوا کہ گرین ہاؤس ایفکٹ سے پیدا ہونے والی گرمی کچھ کم ہو گئی۔ کیونکہ سلفر کرۂ ہوا میں موجود پانی کے بخارات میں مل کر سلفیورک ایسڈ بناتی ہے۔ اور اس کے سفید ذرات فضا میں بکھر جاتے ہیں۔ جو سورج کی گرمی کو منعکس کر کے واپس خلاء میں بھیج دیتے ہیں۔ آتش فشاں اگرچہ گرمی کم کرتے ہیں لیکن یہ عارضی حل ہے۔ مستقل حل کے لئے ہمیں کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا۔ تاکہ گرمی سے ہمارے کھیت کھلیان اور درخت ختم نہ ہو جائیں۔ پانی جیسی نعمت سے ہم محروم نہ ہو جائیں۔

آپ کو بھی یاد ہوگا کہ ۱۹۹۱ء کے آغاز میں عراق نے کویت کے ۶۵۰ تیل کے کنوؤں میں آگ لگا دی تھی۔ دنیا بھر سے ۲۷ ٹیموں نے اب اسی آگ کو مکمل طور پر بجھا دیا ہے۔ خطرہ تھا کہ ان کنوؤں سے اٹھنے والا دھواں دنیا میں گرین ہاؤس ایفکٹ میں اضافہ کرے گا۔ لیکن یہ دھواں منتشر ہو گیا تاہم اس کے اثرات کشمیر میں اور آگے ہمالیہ کے سلسلوں میں کالی تیزابی بارشوں سے ظہور پذیر ہوئے نیز تیل سے آبی زندگی متاثر ہوئی اور فضا میں خیال ہے کہ دس سال تک اس کا اثر باقی رہے گا۔

انسانی جسم میں بہت چھوٹی بنیادی اکائی جین ہوتی ہے۔ اب سائنس دانوں نے معلوم کر لیا ہے کہ بعض بیماریاں جین کی خرابی سے ہوتی ہیں۔ چنانچہ اگست میں تین ایسی ہی بیماریوں کا علاج اس طریق پر شروع کیا گیا کہ مریض میں تندرست جین داخل کر دیئے گئے جو کارگر ثابت ہوئے۔ اسی طرح کئی بیماریوں کا بہت پہلے پتہ لگایا جا سکے گا۔

ایڈز کا مرض اس سال بھی سب سے اوپر رہا اندازہ ہے کہ دنیا میں ایک کروڑ ایڈز کے مریض ہیں جن کے خون میں ایڈز کا وائرس موجود ہے۔ اس سال چین سے سائنس دانوں اور اسی طرح روسی سائنس دانوں نے ایڈز کے علاج کی کافی دوائیں بنالی ہیں۔ اور آخری بات یہ کہ تمام سالوں کی طرح ۱۹۹۱ء میں قدرتی اور خالص غذاؤں اور سبزیوں کو صحت کے لئے مفید ثابت کیا گیا اور اس کے استعمال پر زور دیا گیا۔

(یہ مضمون احمدی بچوں کے رسالہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ سے لیا گیا ہے۔ اس رسالہ کے ایڈیٹر فضیل عیاض احمد ہیں۔)

بقیہ : صفحہ ۶ سے آگے

کرنے کے لئے تیار نہیں کہ وہاں مذہبی حکومتوں کو فروغ ملے۔ اور ہندوستان بھی اسی خیال کی پذیرائی کرتا ہے۔ چنانچہ دونوں نے اس بات کا تہیہ کر لیا ہے کہ وہاں پر سیکولر جمہوری اور آزاد مارکیٹ کی حکومت کی طرز پر حکومت ہونی چاہیئے۔

بقیہ : صفحہ ۳ سے آگے

کچلی بن کے دامن پر قدرت کے ہاتھوں سے تیار کیا گیا تھا۔ اس زمانہ میں راستہ کے لئے طبعی نشانوں کا موجود ہونا ضروری ہوتا تھا جن کی وجہ سے لوگ مسافتوں اور جہات کا اندازہ لگا سکیں۔ اسی طرح غذا مہیا ہونا ضروری ہوتا تھا۔ پس پہاڑوں کے دامنوں اور جنگلوں کے ساتھ ساتھ اور دریاؤں کے کناروں کے ساتھ ساتھ لوگ بالعموم سفر کرتے تھے۔ اور یہ گویا طبعی راستے تھے جن سے دنیا کے تعلق قائم تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ حکومت آزاد کشمیر نے لبریشن فرنٹ اور جمہوری اتحاد کی طرف سے مظفر آباد سے چکوٹھی کی جانب مارچ کو روکنے کے لئے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ مظفر آباد چناری روڈ پر ہر قسم کی ٹریفک مکمل طور پر بند رہے گی۔ چناری میں کوئی اجتماع نہیں کیا جائے گا۔

○ سردار قیوم وزیر اعظم آزاد کشمیر نے کہا ہے کہ ہم لبریشن فرنٹ کے مارچ کو روکنے کے لئے تمام تر اقدامات محض انسانی جانوں کے ضیاع اور خودکشی کو روکنے کے لئے کر رہے ہیں۔

○ جموں کشمیر لبریشن فرنٹ کے قائم مقام چیئرمین راجہ محمد مظفر نے کہا ہے کہ ہم نے نئی حکمت عملی تیار کر لی ہے انہوں نے کہا کنٹرول لائن مقدس نہیں ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والے کسی سمجھوتے میں کشمیری فریق نہیں ہیں۔

○ وزیر اعظم اتوار کو عمرے کی ادائیگی کے لئے جدہ پہنچے ان کے ہمراہ ۷۰ رکنی وفد ہے ان کے اہل خانہ وفاقی وزراء اور ارکان پارلیمنٹ شامل ہیں۔

○ گذشتہ رات خوشاب کے قریب منظفو المدارس لاہور کے پرنسپل شیعہ عالم علامہ کاظم حسین امیر اور ان کے بیٹے کوثر رضا کو قتل کر دیا گیا۔ جبکہ ان کا دوسرا بیٹا بال بال بچ گیا۔ نامعلوم حملہ آور واردات کے بعد فرار ہو گئے۔

○ خارجہ امور کے وزیر مملکت محمد صدیق کانجو نے کہا ہے کہ کشمیر میں تیسرے "آپشن" کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا اقوام متحدہ کی قرار دادوں میں کشمیری عوام کو حق رائے دہی کے ذریعے پاکستان یا بھارت سے الحاق کا ذکر کیا گیا ہے۔

○ سندھ اسمبلی کے ایم کیو ایم کے ارکان نے ایک بار پھر کہا ہے کہ اگر ایم کیو ایم کے خلاف جاری سازشیں بے نقاب نہ کی گئیں تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔

○ وزیر اعظم پاکستان آئندہ ماہ آسٹریا کا دورہ کریں گے۔

○ حزب اسلامی افغانستان کے امیر انجینئر گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ ہماری مرضی کے بغیر افغانستان میں کوئی امن فوج نہیں آسکتی۔ ایسی کوئی فوج آئی تو اس کا انجام کمیونسٹ دستوں سے مختلف نہیں ہو گا۔

○ پانچویں ورلڈ کپ کی فاتح پاکستانی ٹیم سنگاپور سے کراچی پہنچ کر مختصر قیام کے بعد عمرہ کے لئے سعودی عرب روانہ ہو گئی۔

○ تربت کے علاقہ سری کان میں نامعلوم افراد نے راکٹ پھینکے جن سے دو مکان تباہ ہو گئے۔ ایک میڈیکل سٹور پر دستی بم پھینکا گیا۔ کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا۔ کوئی ملزم بھی گرفتار نہیں کیا جا سکا۔

○ سندھ میں ریلوے سٹیشنوں اور دیہات پر حملے کر کے ڈاکوؤں نے ۲۴ گھنٹے میں ۵۱ افراد اغوا کر لئے۔ اغوا شدگان میں دو کمسن بچے بھی شامل ہیں۔ پولیس نے دو ڈاکو گرفتار کر لئے ہیں۔

○ بھونیاں کے علاقے میں انتخابی رنجش کی بناء پر ایک کونسلر کی مخالف پارٹی نے اسے اغوا کرنے کے بعد ننگا کر کے بازار میں پھرایا۔ اس کی خواتین کو بھی زدوکوب کیا گیا۔ اس واقعہ پر علاقہ کے لوگ سراپا احتجاج بن گئے اور جلوس کی شکل میں تھانہ بھونیاں کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔

○ دس دن کی مسلسل بارشوں کے بعد وادی کاغان میں برفانی تودے گرنے سے ۱۵ افراد زندہ دفن ہو گئے۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ میں پولینڈ کے اعلیٰ افسران اور کیلیفورنیا کے دو باشندوں کو ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر کا امریکی اسلحہ عراق کو سمگل کرنے کی کوشش کرنے پر گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ الجزائر میں اسلامک سالویشن فرنٹ نے سرکاری فوجوں پر حملے شروع کر دئیے ہیں۔ الجزیرہ ایئرپورٹ کے نزدیک دو فوجی ہلاک ہو گئے۔ بعض مقامات پر فوجیوں سے اسلحہ چھیننے کی خبریں بھی ملی ہیں

○ افغان مجاہدین کے رہنما گلبدین حکمت یار نے کہا ہے کہ اگر افغانستان کی سرزمین پر اقوام متحدہ کی امن فوج کے طور پر غیر ملکیوں کو لانے کی کوشش کی گئی تو ان کا حشر بھی کمیونسٹوں سے مختلف نہیں ہو گا۔ مجاہدین امریکی مداخلت کی فاش غلطی کبھی نہیں کریں گے۔

○ سابق سوویت یونین کے ایٹمی پلانٹ سنگین خطرہ بن گئے ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ کی اطلاع کے مطابق فاضل پرزوں کی عدم دستیابی اور مایوس کارکنوں کی وجہ سے خستہ حال ۱۵ ایٹمی پلانٹ جن میں ۴۴ ری ایکٹرز کام کر رہے ہیں چرنوبل جیسے حادثہ کا باعث بن سکتے ہیں۔

○ چین کے وسطی صوبے چنگ ژے میں شدید سیلاب کے باعث ۲۹ افراد ہلاک اور ۷۰ زخمی ہو گئے ہیں۔

بقیہ: ص۱ سے آگے

اختر صاحب سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا کے ساتھ بعوض بارہ ہزار امریکن ڈالر پروفیسر صاحب نے خود مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۹۲ء کو البیت الاحمدیہ سرگودھا میں کیا۔

عزیزان رضوان اکبر اور حمیرا آصف دونوں علی الترتیب محترم چوہدری مولا بخش صاحب (رفیق حضرت بانی جماعت احمدیہ) چک ۳۵ جنوبی سرگودھا کے پوتا اور پڑنواسی ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے باعث خیر و برکت بنائے۔

ہاضمہ اور پیٹ کا
فوری علاج — ڈائی جسٹین DIGESTIN (TABLETS)

مستقل شفاء کے لئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار، چار کیپسولز کی متعلقہ کیورز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے مثلاً پیٹ درد، گیس ہوا قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہو گی۔

پیٹ درد کیور — COLIC CURE
گیس کیور — FLATULENCE CURE
قبض کیور — CONSTIPATION CURE
بواسیر کیور — PILES CURE

لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ۔ فون ۷۷۱ ، ۶۰۶

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید و واحد علاجگاہ
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھو الشافی
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون: ۷۱، ۲۱۸۵
پوسٹ بکس = ۲۲۲
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف

فون ربوہ ۵۵۸